Al-Mīthāq *(Research Journal of Islamic Theology)*
ISSN: 2791-0989 (P), 2791-0997 (E)
Volume 04, **Issue** 04, October - December 2025, **PP**: 20-27
Open Access at: https://almithaqjournal.org/

Article QR

اسلامی پردہ پر معاصر الحادی فکر کے اعتراضات کے رد میں سید ابو الاعلیٰ مودودی کا منہج

Syed Abul A'alā Mawdūdī's Methodology in Responding to Contemporary Atheistic Critiques on Islamic Modesty (Pardah)

1. Muhammad Atta ul Baseer (Corresponding Author) attaulbaseer123@gmail.com	*Doctoral Candidate, Qurtuba University of Science and Infromation Technology, Dera Ismail Khan.*
2. Dr. Fazal Ilahi Khan fazalkhansadozai@gmail.com	*Professor, Qurtuba University of Science and Infromation Technology, Dera Ismail Khan.*
3. Amina Bibi maryambatool@gmail.com	*Doctoral Candidate, Qurtuba University of Science and Infromation Technology, Dera Ismail Khan.*

How to Cite: Muhammad Atta ul Baseer, Dr. Fazal Ilahi Khan and Amina Bibi. 2025: "Syed Abul A'alā Mawdūdī's Methodology in Responding to Contemporary Atheistic Critiques on Islamic Modesty (Pardah)". Al-*Mīthāq (Research Journal of Islamic Theology)* 4 (04): 20-27.

Article History:

Received:	Accepted:	Published:
15-11-2025	12-12-2025	20-12-2025

Copyright: ©The Authors

Licensing: This work is licensed under a Creative Commons Attribution 4.0 International License.

Conflict of Interest: Author(s) declared no conflict of interest.

Abstract & Indexing

DRJI, Advanced Sciences Index, Advanced Science Index, CiteFactor, Asian Research Index, SCI, Google Scholar, اردو جرائد اشاریہ, تحقیقات تحقیقاتی اشاریہ, ADL Asian Digital Library, EuroPub

Publisher

HIRA INSTITUTE of Social Sciences Research & Development

اسلامی پردہ پر معاصر الحادی فکر کے اعتراضات کے رد میں سید ابو الاعلیٰ مودودی کا منہج

Syed Abul A'alā Mawdūdī's Methodology in Responding to Contemporary Atheistic Critiques on Islamic Modesty (Pardah)

1. **Muhammad Atta ul Baseer**
Doctoral Candidate,
Qurtuba University of Science and Infromation Technology, Dera Ismail Khan.
attaulbaseer123@gmail.com

2. **Dr. Fazal Ilahi Khan**
Professor,
Qurtuba University of Science and Infromation Technology, Dera Ismail Khan.
fazalkhansadozai@gmail.com

3. **Amina Bibi**
Doctoral Candidate,
Qurtuba University of Science and Infromation Technology, Dera Ismail Khan.
maryambatool@gmail.com

Abstract

Syed Abul A'alā Mawdūdī adopted a comprehensive and multidimensional methodology in responding to contemporary atheistic critiques against Islamic concepts, particularly Islamic modesty (Pardah). Recognizing the diversity in intellectual capacity, social background, and psychological disposition of his audience, he employed varied styles of argumentation across his writings to effectively communicate his message. His approach combined rational reasoning, moral critique, sociological analysis, and persuasive discourse to address doubts and objections raised by modern atheistic thought. Mawdūdī viewed atheistic criticism of Islamic modesty not as an isolated issue but as part of a broader denial of God, religion, and moral restraints. He argued that such objections were driven by an underlying desire to free human beings from divine limits, ultimately subjecting them to unchecked desires, sexual indulgence, and materialistic domination. By systematically countering these critiques, Mawdūdī sought to reaffirm the moral, spiritual, and civilizational wisdom of Islamic teachings and successfully persuaded many religion-averse individuals of the intellectual and ethical validity of Islam. His methodology remains a significant model for engaging with modern ideological challenges to Islamic values.

Keywords: *Mawdūdī, Islamic Modesty, Pardah, Atheistic Critiques, Islamic Thought.*

تمہید

معاصر الحادی فکر کے پیروکاروں اور علمبرداروں کی جانب سے جس طرح دیگر اسلامی عقائد و عبادات پر اعتراض کیے گئے ہیں، ایسے ہی اسلام کے تصور پردہ پر ان کی طرف سے بڑی شدت کے ساتھ اور بڑے تعصبانہ انداز میں مختلف پہلوؤں پر اعتراضات کیے گئے ہیں۔ ان اعتراضات کے جوابات علماء اور محققین نے بڑی عمدگی کے ساتھ دیے ہیں اور اسلام کے تصورِ حیا اور پردہ کو بخوبی اپنی تحاریر میں واضح کیا ہے۔ ان محققین میں ایک نمایاں نام سید ابو الاعلیٰ مودودی کا ہے جنہوں نے جہاں دیگر اسلامی تصورات کی تشریح و توضیح کی ہے وہیں اسلام پر ہونے والے اعتراضات کے تسلی بخش جواب بھی دیے ہیں۔ زیرِ نظر مقالہ عورت کے پردہ سے متعلق معاصر الحادی فکر کے حاملین کے چیدہ چیدہ اعتراضات اور سید مودودی کی تحریروں میں ان کے رد پر مشتمل ہے جنہیں آئندہ

سطور میں بیان کیا جاتا ہے۔

عورت کے حقوق و آزادی پر پابندی

ملحدین کی طرف سے عورت کے پردے پر سب سے اہم اعتراض یہ کیا جاتا ہے کہ یہ عورت کی آزادی میں رکاوٹ ہے اور اس سے عورت کے فطری حقوق پر پابندی لگتی ہے۔ ان کے مطابق پردے کا تصور قدیم جاہلانہ تصورات کی پیداوار ہے، جس کی وجہ سے عورت کی آزادی متاثر ہوتی ہے۔ نہ صرف عورت بلکہ ہر انسان کو اپنی زندگی بغیر کسی پابندی کے آزادانہ اور اپنی منشاء کے مطابق گزارنے کا فطری حق حاصل ہے۔ مذہب کے اصول اور ضابطے عورت کی آزادی پر پابندی لگاتے ہیں اور اس کو محدود کرنے کی کوشش کرتے ہیں، جو کہ عورت کے لیے کسی ظلم و جبر سے کم نہیں۔

سید مودودی نے اپنی بہت سی تحریروں میں ملحدین کے اس اعتراض کے مختلف اسالیب و انداز میں مدلل جوابات دیے ہیں۔ ان کے مطابق انسانی فطرت کا تقاضا یہ نہیں کہ عورت کو مکمل طور پر آزاد چھوڑ دیا جائے بلکہ پردہ تو خود انسانی فطرت کی حفاظت کا تقاضا کرتا ہے۔ پردے کی وجہ سے انسانی فطرت کی حفاظت یوں ہوتی ہے کہ یہ انسان کو فحاشی اور بے حیائی سے محفوظ کرتا ہے۔ انسان کے اخلاقی اور معاشرتی رویوں کو بہتر سے بہترین بنانے میں پردے کی بہت زیادہ اہمیت ہے۔ انسانی فطرت ہی کا یہ تقاضا ہے کہ انسانوں میں پردے کا تصور ضرور ہونا چاہیے۔ اس کی وجہ سے انسانی معاشرے کے اخلاقی معیارات مزید بلند ہوتے ہیں۔ اس سے متعلق سید مودودی اپنی ایک تحریر میں لکھتے ہیں:

> پردہ انسانی فطرت کا حصہ ہے جو انسان کو فحاشی سے بچاتا ہے اور اس کی عزت و وقار کی حفاظت کرتا ہے۔[1]

سید مودودی کے موقف کے مطابق پردہ عورت کی آزادی پر پابندی نہیں بلکہ یہ تو عورت کو حقیقی آزادی فراہم کرتا ہے۔ عورت اپنے جسم کی حفاظت کر کے اپنی عزت و وقار کی حفاظت کرتی ہے، جس سے عورت کی عزت مزید بڑھتی ہے۔ ملحدین کا یہ سمجھنا کہ پردے سے عورت کی خود مختاری کے حقوق متاثر ہوتے ہیں درست نہیں۔ پردے کی وجہ سے عورت اپنی عزت کی جس طرح حفاظت کرتی ہے، اسی طرح وہ اس سے اپنے حقوق کی بھی حفاظت کرتی ہے اور پردے کی وجہ سے عورت کی اہمیت مزید بڑھ جاتی ہے۔ اسی سے متعلق سید مودودی اپنی ایک تحریر میں لکھتے ہیں:

> اسلامی پردہ دراصل عورت کی آزادی اور عزت کی ضمانت ہے، جبکہ بے پردگی اسے محفوظ نہیں رکھتی۔[2]

سید مودودی کے مطابق پردہ عورت کے حقوق و آزادی کو غصب نہیں کرتا بلکہ یہ تو عین فطرت کا تقاضا ہے اور اس سے معاشرتی اخلاقیات کی حفاظت ہوتی ہے۔ جہاں پردہ رائج ہوتا ہے وہ معاشرہ بے راہ روی اور فحاشی کے اثرات سے کافی حد تک محفوظ رہتا ہے اور وہاں الحادی فکر اور مادی نظریات کے اثرات کو کم کرنے میں بھی کافی مدد ملتی ہے۔ اس سے متعلق سید مودودی اپنی ایک تحریر کا حاصل ہے کہ "پردہ دراصل انسانیت کی حفاظت کا ایک ذریعہ ہے اور یہ انسانی فطرت کے مطابق ہے۔"[3]

پردہ عورت پر بے جا پابندی

ملحدین کی طرف سے اسلام کے تصور پردہ کے متعلق دوسرا بڑا اعتراض یہ کیا جاتا ہے کہ پردہ ایک بے معنی اور بے فائدہ پابندی ہے۔ اس سے عورت کی آزادی متاثر ہوتی ہے، جس کی وجہ سے اس کی صلاحیتیں دب کر رہ جاتی ہیں اور وہ استحصال کا شکار ہوتی رہتی ہے۔

سید مودودی نے ان کے اعتراض کا یہ جواب دیا ہے کہ یہ پردہ عورت کی آزادی پر بے جا پابندی نہیں، بلکہ یہ تو عورت کی

آزادی کو بہتر طریقے سے حفاظت کے ساتھ استعمال کرنے کا ذریعہ ہے۔جب عورت خود کو محفوظ سمجھتی ہے تو اس سے اس کی صلاحیتیں دبتی نہیں بلکہ ان میں مزید نکھار پیدا ہوتا ہے۔یہ پردہ معاشرے میں عورت کو اسلامی احکامات کی پیروی کرواکر اسے الحادی اثرات اور اسکی روش سے محفوظ کرتا ہے۔اس سے متعلق سید مودودی اپنی ایک تحریر میں لکھتے ہیں:

پردہ اسلامی تشخص کی علامت ہے اور اس کی پاسداری ہمیں الحاد اور غیر اسلامی نظریات سے بچاتی ہے۔[4]

اس اعتراض کے رد میں سید مودودی نے تفہیم القرآن میں بھی سورۃ النور کے ذیل میں اس مسئلے پر تفصیلی بحث کی ہے۔

سورۃ النور میں ارشادِ خداوندی ہے کہ:

وَ قُلْ لِّلْمُؤْمِنٰتِ یَغْضُضْنَ مِنْ اَبْصَارِهِنَّ وَ یَحْفَظْنَ فُرُوْجَهُنَّ وَ لَا یُبْدِیْنَ زِیْنَتَهُنَّ اِلَّا مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَ لْیَضْرِبْنَ بِخُمُرِهِنَّ عَلٰی جُیُوْبِهِنَّ۪-وَ لَا یُبْدِیْنَ زِیْنَتَهُنَّ اِلَّا لِبُعُوْلَتِهِنَّ اَوْ اٰبَآىٕهِنَّ اَوْ اٰبَآءِ بُعُوْلَتِهِنَّ اَوْ اَبْنَآىٕهِنَّ اَوْ اَبْنَآءِ بُعُوْلَتِهِنَّ اَوْ اِخْوَانِهِنَّ اَوْ بَنِیْۤ اِخْوَانِهِنَّ اَوْ بَنِیْۤ اَخَوٰتِهِنَّ اَوْ نِسَآىٕهِنَّ اَوْ مَا مَلَكَتْ اَیْمَانُهُنَّ اَوِ التّٰبِعِیْنَ غَیْرِ اُولِی الْاِرْبَةِ مِنَ الرِّجَالِ اَوِ الطِّفْلِ الَّذِیْنَ لَمْ یَظْهَرُوْا عَلٰی عَوْرٰتِ النِّسَآءِ۪-وَ لَا یَضْرِبْنَ بِاَرْجُلِهِنَّ لِیُعْلَمَ مَا یُخْفِیْنَ مِنْ زِیْنَتِهِنَّؕ-وَ تُوْبُوْۤا اِلَى اللّٰهِ جَمِیْعًا اَیُّهَ الْمُؤْمِنُوْنَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ۔[5]

اور مسلمان عورتوں کو حکم دو کہ وہ اپنی نگاہیں کچھ نیچی رکھیں اور اپنی پارسائی کی حفاظت کریں اور اپنی زینت نہ دکھائیں مگر جتنا (بدن کا حصہ) خود ہی ظاہر ہے اور وہ اپنے دوپٹے اپنے گریبانوں پر ڈالے رکھیں اور اپنی زینت ظاہر نہ کریں مگر اپنے شوہروں پر یا اپنے باپ یا شوہروں کے باپ یا اپنے بیٹوں یا شوہروں کے بیٹے یا اپنے بھائیوں یا اپنے بھتیجوں یا اپنے بھانجوں یا اپنی (مسلمان) عورتوں یا اپنی کنیزوں پر جو ان کی ملکیت ہوں یا مردوں میں سے وہ نوکر جو شہوت والے نہ ہوں یا وہ بچے جنہیں عورتوں کی شرم کی چیزوں کی خبر نہیں اور زمین پر اپنے پاؤں اس لئے زور سے نہ ماریں کہ ان کی اس زینت کا پتہ چل جائے جو انہوں نے چھپائی ہوئی ہے اور اے مسلمانو! تم سب اللہ کی طرف توبہ کرو اس امید پر کہ تم فلاح پاؤ۔

اس آیت کی تشریح میں وہ اس بات کی وضاحت کرتے ہیں کہ اللہ کی طرف سے عورت کو پردے کا حکم دیا جانا، اس کی آزادی کو محدود و مفقود کرنا نہیں، بلکہ اس کی عصمت و عزت کی حفاظت کرنے کے لیے دیا گیا ہے۔ان کے مطابق قرآن حکیم نے عورتوں کو یہ حکم دیا ہے کہ وہ اپنے جسم اور زیب و زینت کو مردوں سے چھپائیں، تاکہ اس کی وجہ سے وہ کسی برائی یا فتنے کا شکار نہ ہوں۔ خدا کی منشا کے مطابق پردے کا اصل مقصد عورت کو معاشرے کی برائیوں سے محفوظ کر کے اس کی عزت و تکریم کو برقرار رکھنا ہے۔[6]

اس اعتراض کے جواب میں دلیل کے طور پر سید مودودی نے ایک حدیث سے بھی یہ ثابت کیا ہے کہ پردہ عورت پر غیر ضروری وہ بے معنی پابندی نہیں، بلکہ اس کی عزت و مقام کو بڑھانے کا ایک بہترین ذریعہ ہے۔وہ تفہیم القرآن میں یہ حدیث بیان کرتے ہیں کہ " رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب عورت بلوغت کو پہنچ جائے تو اس کے جسم کا کوئی حصہ غیر محرم کو نہیں دکھایا جائے، سوائے اس کے چہرے اور ہاتھوں کے۔"اس حدیث کی تشریح میں وہ یہ ثابت کرتے ہیں کہ پردہ عورت پر بے جا پابندی نہیں بلکہ اس کی عزت واحترام کے لیے اس پر لازم کیا گیا ہے۔[7]

سید مودودی کے مذکورہ بالا جوابات و دلائل سے یہ بات اچھی طرح واضح ہو جاتی ہے کہ عورت کو اسلام کی طرف سے

پردے کا پابند کیا جانا اس کی آزادی پر غیر ضروری پابندی نہیں، بلکہ یہ تو اس کو معاشرے میں عزت و حفاظت کے ساتھ رہنے کے لیے ایک ڈھال اور حفاظتی حصار کا کام دیتا ہے، جو نا صرف عورت کو ہر لحاظ سے تحفظ دیتا ہے بلکہ اسے حقیقی آزادی بھی فراہم کرتا ہے۔

معاشرتی ترقی میں رکاوٹ

معاصر الحادی فکر کے علمبرداروں اور پیروکاروں کی طرف سے اسلامی پردے پر بڑی شدت کے ساتھ یہ اعتراض بھی کیا جاتا ہے۔ پردے کی وجہ سے معاشرے کی ترقی پر بہت اثر پڑتا ہے کیونکہ مرد و عورت دونوں معاشرے کی ترقی کے لیے یکساں حیثیت رکھتے ہیں۔ عورت کو جب پردے کا پابند کیا جائے گا تو یہ معاشرے میں اپنے حصے کا کردار ادا نہیں کر سکے گی۔ جہاں معاشرے میں عورت کی صلاحیتوں کی ضرورت ہوتی ہو وہاں معاشرہ اس کی ضرورت سے محروم ہو جائے گا۔ لہٰذا اس کے نتیجے میں معاشرہ ترقی کی بجائے تنزلی کی طرف جائے گا اور اس تنزلی کی سب سے بڑی وجہ عورت کے پردے کو ہی قرار دیا جائے گا۔

سید مودودی نے الحادِ جدید کے علمبرداروں کو اس اعتراض کا جواب دیا ہے، انہوں نے اس کے جواب میں سورۃ الاحزاب کی آیت 59 بطور دلیل پیش کی ہے جو کہ یہ ہے:

يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِّاَزْوَاجِكَ وَ بَنٰتِكَ وَ نِسَآءِ الْمُؤْمِنِيْنَ يُدْنِيْنَ عَلَيْهِنَّ مِنْ جَلَابِيْبِهِنَّ-ذٰلِكَ اَدْنٰٓى اَنْ يُّعْرَفْنَ فَلَا يُؤْذَيْنَ-وَ كَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا۔[8]

اے نبی! اپنی بیویوں اور اپنی صاحبزادیوں اور مسلمانوں کی عورتوں سے فرمادو کہ اپنی چادروں کا ایک حصہ اپنے اوپر ڈالے رکھیں، یہ اس سے زیادہ نزدیک ہے کہ وہ پہچانی جائیں تو انہیں ستایا نہ جائے اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔

اس آیت کی تفسیر میں انہوں نے یہ ثابت کیا ہے کہ اسلام نے عورت کو حصول تعلیم اور معاشرتی سرگرمیوں میں شرکت سے منع نہیں کیا، بلکہ اس کی اجازت دی ہے۔ اس کے ساتھ ہی اسلام نے عورت کو یہ حکم دیا ہے کہ وہ معاشرتی سرگرمیوں میں اپنا کردار ادا کرتے ہوئے اپنے حیاء و وقار کی ضرور پاسداری کریں۔ اس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ پردہ معاشرے کی ترقی میں رکاوٹ نہیں بلکہ یہ تو عورت کو معاشرتی سرگرمیوں میں حصہ دینے کے ساتھ ساتھ اس کی عزت و وقار کو تحفظ بھی فراہم کرتا ہے۔[9]

اس مسئلے کی مزید وضاحت کرتے ہوئے سید مودودی تفہیم القرآن میں ایک حدیث کا حوالہ بھی بیان کرتے ہیں، جس سے یہ وضاحت ہوتی ہے کہ خود نبی اکرم ﷺ نے عورتوں کو پردے کی حدود میں رہتے ہوئے معاشرے کی ترقی کے کاموں میں شریک ہونے اور تعلیم حاصل کرنے کی حوصلہ افزائی فرمائی ہے۔ اس حدیث سے یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ خود حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اور دیگر صحابیات نے پردہ کی پابندی کرتے ہوئے حضور ﷺ کے ساتھ جنگوں میں بھی شرکت فرمائی۔ دیگر مواقع پر بھی مختلف خدمات سرانجام دیا کرتی تھیں۔ اس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ عورت کے لیے پردے کا حکم معاشرتی ترقی میں رکاوٹ نہیں بلکہ یہ تو اس کی مزید حوصلہ افزائی کا ذریعہ ہے۔[10]

معاشرتی تفریق کا سبب

جدید الحاد کے پیروکاروں کی طرف سے پردے پر ایک یہ اعتراض بھی بہت کیا جاتا ہے کہ پردے کی وجہ سے معاشرے میں رہنے والے انسانوں میں فرق اور تفریق پیدا ہوتی ہے۔ ان کے مطابق چونکہ مرد اور عورت معاشرے میں یکساں حیثیت رکھتے ہیں اور پردے کی وجہ سے عورت کو مرد سے دور کر دیا جاتا ہے۔ لہٰذا اس وجہ سے معاشرے میں تفریق پیدا ہوتی ہے۔ اس کی وجہ سے

عورت اور مرد کے درمیان غیر ضروری فاصلہ قائم ہوتا ہے، جس سے معاشرے کی یکسانیت متاثر ہوتی ہے اور اس میں بے معنی معاشرتی تفریق پیدا ہوتی ہے، جو کہ ایک متوازن معاشرے کے اصولوں کے بالکل خلاف ہے۔

ملحدین کے اس بے بنیاد و بے دلیل اعتراض کے جواب میں سید مودودی نے سورۃ الاحزاب کی یہ دو آیتیں پیش کی ہیں:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَدْخُلُوا بُيُوتَ النَّبِيِّ إِلَّا أَنْ يُؤْذَنَ لَكُمْ إِلَى طَعَامٍ غَيْرَ نَاظِرِينَ إِنَاهُ وَلَكِنْ إِذَا دُعِيتُمْ فَادْخُلُوا فَإِذَا طَعِمْتُمْ فَانْتَشِرُوا وَلَا مُسْتَأْنِسِينَ لِحَدِيثٍ إِنَّ ذَلِكُمْ كَانَ يُؤْذِي النَّبِيَّ فَيَسْتَحْيِي مِنْكُمْ وَاللَّهُ لَا يَسْتَحْيِي مِنَ الْحَقِّ وَإِذَا سَأَلْتُمُوهُنَّ مَتَاعًا فَاسْأَلُوهُنَّ مِنْ وَرَاءِ حِجَابٍ ذَلِكُمْ أَطْهَرُ لِقُلُوبِكُمْ وَقُلُوبِهِنَّ وَمَا كَانَ لَكُمْ أَنْ تُؤْذُوا رَسُولَ اللَّهِ وَلَا أَنْ تَنْكِحُوا أَزْوَاجَهُ مِنْ بَعْدِهِ أَبَدًا إِنَّ ذَلِكُمْ كَانَ عِنْدَ اللَّهِ عَظِيمًا۔ إِنْ تُبْدُوا شَيْئًا أَوْ تُخْفُوهُ فَإِنَّ اللَّهَ كَانَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمًا۔[11]

اے ایمان والو! نبی کے گھروں میں نہ حاضر ہو جب تک اجازت نہ ہو جیسے کھانے کیلئے بلایا جائے۔ یوں نہیں کہ خود ہی اس کے پکنے کا انتظار کرتے رہو۔ ہاں جب تمہیں بلایا جائے تو داخل ہو جاؤ پھر جب کھانا کھالو تو چلے جاؤ اور یہ نہ ہو کہ باتوں سے دل بہلاتے ہوئے بیٹھے رہو۔ بیشک یہ بات نبی کو ایذا دیتی تھی تو وہ تمہارا لحاظ فرماتے تھے اور اللہ حق فرمانے میں شرماتا نہیں اور جب تم نبی کی بیویوں سے کوئی سامان مانگو تو پردے کے باہر سے مانگو۔ تمہارے دلوں اور ان کے دلوں کیلئے یہ زیادہ پاکیزگی کی بات ہے اور تمہارے لئے ہرگز جائز نہیں کہ رسولُ اللہ کو ایذا دو اور نہ یہ جائز ہے کہ ان کے بعد کبھی ان کی بیویوں سے نکاح کرو۔ بیشک یہ اللہ کے نزدیک بڑی سخت بات ہے۔ اگر تم کوئی بات ظاہر کرو یا چھپاؤ تو بیشک اللہ سب کچھ جانتا ہے۔

ان آیات کی تفسیر کرتے ہوئے انہوں نے یہ واضح کیا ہے کہ پردے کا حکم مرد و عورت میں معاشرتی تفریق پیدا کرنے کے لیے نہیں ہے، بلکہ یہ ان دونوں جنسوں کو ان کی نفسیات اور جسمانی ساخت کے مطابق مختلف کردار سپرد کرتا ہے۔ سید مودودی کے نقطہ نظر سے معاشرے کے نظام میں عورت کو باعزت مقام دینے اور اس کی ناموس کی حفاظت کے لیے پردہ عین لازمی عنصر ہے۔ اس کی وجہ سے ہی عورت معاشرے میں اپنا کردار ادا کرتے ہوئے اپنی پاکیزگی وعزت کو برقرار رکھ سکتی ہے۔[12]

سید مودودی نے اپنی کتاب "پردہ" میں بھی اس اعتراض کے جواب کی وضاحت کی ہے۔ ان کے مطابق پردہ معاشرتی تفریق نہیں پیدا کرتا بلکہ یہ تو عزت و احترام کی علامت ہے۔ پردے ہی کی وجہ سے ایک ہی معاشرے میں رہتے ہوئے عورت و مرد کے درمیان صحیح و مثبت حدود قائم ہوتی ہیں۔ ان کا لحاظ رکھتے ہوئے ان دونوں جنسوں کو اجازت ہے کہ وہ معاشرے میں اپنے اپنے حصے کا کردار بھی ادا کریں اور باہمی احترام کے ساتھ ایک دوسرے سے انہیں ملنے کی بھی اجازت ہے۔ اپنے اس موقف سے متعلق سید مودودی اپنی ایک تحریر میں لکھتے ہیں:

عورت کو ایسے تمام مواقع بہم پہنچائے جائیں جن سے فائدہ اٹھا کر وہ نظام معاشرت کی حدود میں اپنی فطری صلاحیتوں کو زیادہ سے زیادہ ترقی دے سکے اور تعمیر و تمدن میں اپنے حصے کا کام بہتر سے بہتر انجام دے سکے۔[13]

اس کے ساتھ ہی سید مودودی نے معاشرے میں مردوں کے اس کردار کی تعیین کی بات بھی کی ہے، جو انہیں قرآن و سنت میں بتایا گیا ہے۔ انہوں نے اس حوالے سے یہ وضاحت کی ہے کہ صرف معاشرے میں عورتوں کو پردے کا پابند نہیں بنایا گیا، بلکہ معاشرے کی بہتری کے لیے مردوں کو بھی یہ حکم دیا گیا ہے کہ وہ معاشرے میں عورتوں کے تمام حقوق کا احترام کریں۔ معاشرے میں عورتوں کو عزت و وقار کے ساتھ زندگی گزارنے کے مواقع فراہم کریں۔ اس طرح کی ذمہ داری کی وجہ سے مردوں کی

کردار سازی کرنے میں کافی مدد ملتی ہے اور اس سے اسلام کا معاشرتی نظام بھی مضبوط ہوتا ہے۔

اس سے متعلق سید مودودی اپنی ایک تحریر میں لکھتے ہیں:

مرد کو جو حاکمانہ اختیارات محض خاندان کے نظم کی خاطر دیے گئے ہیں ان سے ناجائز فائدہ اٹھا کر وہ ظلم نہ کر سکے اور ایسا نہ ہو کہ تابع و متبوع کا تعلق عموماً لونڈی اور آقا کا تعلق بن جائے۔[14]

مولانا مودودی نے ملحدین کی جانب سے اسلام کے تصورِ پردہ پر کیے جانے والے تمام اعتراضات کے بڑی خوش اسلوبی سے جوابات دیے ہیں۔ ان جوابات کے ذریعے انہوں نے دلائل سے یہ ثابت کیا ہے کہ پردہ کی ایک بہترین اور پر امن معاشرے میں بہت ضرورت ہے۔ انہوں نے پردے کی معاشرتی، فطری اور اخلاقی بنیادوں کی خوب کھل کر وضاحت کی ہے۔ انہوں نے یہ بھی ثابت کیا ہے کہ پردے کی وجہ سے نہ صرف عورت کی عزت و وقار کی حفاظت ہوتی ہے، بلکہ یہ معاشرے کی ترقی، خوشحالی اور بہتری کے لیے بھی بہت ضروری ہے۔

حاصل بحث

سید مودودی نے پردے سے متعلق اعتراضات کے جوابات میں صرف قرآن و سنت کے دلائل پر اکتفا نہیں کیا، بلکہ انہوں نے منطقی و عقلی دلائل سے بھی پردے کی اہمیت و افادیت کو ثابت کیا ہے۔ انہوں نے ان اعتراضات کے جوابات میں ہر وہ اسلوب اختیار کیا، جس سے وہ قارئین کو متاثر کر سکتے ہیں اور ملحدین کی بڑھتی ہوئی ریشہ دوانیوں کو روک سکتے ہیں۔ پردے کے علاوہ دیگر اسلامی عقائد، تصورات و نظریات پر جدید ملحدین کی طرف سے کیے جانے والے اعتراضات کے بھی سید مودودی نے بہت مدلل جوابات دیے ہیں۔ ان جوابات میں بھی انہوں نے قارئین کو متاثر کرنے کے لیے اور حق کی درست دعوت پہنچانے کے لیے اور اسلام کا بنیادی تصور متعارف کرانے کے لیے بہترین اسلوبِ تحریر اپنایا ہے۔ انہوں نے ان جوابات میں قرآن و سنت سے بھی دلائل دیے ہیں اور عقلی و فلسفی انداز اور دلائل کے ذریعے سے بھی اپنی بات سمجھانے اور ہر سطح تک پہنچانے کی بھرپور کوشش کی ہے۔

References

1 Mawdūdī, Syed Abū al-A'lā, *Pardah*, (Lahore: Islamic Publications, 1998), p. 147.
2 Ibid, p. 178.
3 Ibid, p. 188.
4 Ibid, p. 159.
5 Al-Qurʾān 24:31.
6 Mawdūdī, Syed Abū al-A'lā, *Tafhīm al-Qurʾān,* (Lahore: Idārah Tarjumān al-Qurʾān, 2011), Vol. 3, p. 256.
7 Ibid, Vol. 4, p. 77.
8 Al-Qurʾān 33:59.
9 Mawdūdī, *Tafhīm al-Qurʾān*, Vol. 4, p. 77.
10 Ibid, Vol. 4, p. 78.
11 Al-Qurʾān 33:54.
12 Mawdūdī, *Tafhīm al-Qurʾān*, Vol. 4, p. 86.
13 Mawdūdī, *Pardah*, p. 197.
14 Ibid.